بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸ / ۲۳	۱۱ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۲ نبوت ۱۳۴۸ہش ۔ ۲۲ نومبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۷۱

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۱ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ، الحمدللہ ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

● محترمہ اہلیہ صاحبہ قریشی مقبول احمد صاحب انچارج مبلغ امریکہ اچانک دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہوگئی ہیں ۔ علاج کے لئے انہیں لاہور لے جایا گیا ہے ۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔ (نائب وکیل التبشیر)

● چوہدری عبد القدوس صاحب مینجر بشیر آباد جیپ کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے ہیں ۔ ان کی حالت تشویشناک ہے ۔ احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم چوہدری صاحب کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے ۔

چوہدری صاحب کے بچہ کو کتے نے کاٹ لیا ہے اس کی صحت کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے ۔ (قائمقام وکیل الزراعت تحریکِ جدید)

● مکرم قریشی محمد مرید احمد صاحب زعیم انصار اللہ ڈسکہ پچھلے دنوں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہے ہیں اسکے بعد سے ابھی تک طبیعت سنبھلی نہیں ۔ بخار ہو جاتا ہے کھانسی کی بھی شکایت ہے ۔ احباب کی خدمت میں انکی صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔ (منظور احمد خان ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہوتے ہیں

تہجد کے لئے اُٹھنے سے رِقّت اور اضطراب کی کیفیت از خود پیدا ہو جاتی ہے

"جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا ۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں ۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا ۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں ۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اُس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے ؟ پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رِقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہو جاتے ہیں ۔ لیکن اگر اُٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دُور کر دیتی ہے لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے ۔ پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے ۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے ۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے ؟ پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے ۔ جو ان امور کو مدِّنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۵ ، صفحہ ۲۴۶)

موصی صاحبان کے لئے نہایت اہم اعلان

آسمانی نظامِ وصیت میں شمولیت ایک خاص سعادت ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے مطابق جملہ موصی صاحبان اللہ تعالیٰ کا خاص گروہ ہیں ۔ انکی زندگی تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے نمونہ ہونی چاہیئے ۔ احکامِ شرعیہ اور شرائطِ بیعت کی پوری پابندی ان کا شعار ہونا چاہیئے ۔ قواعد صدر انجمن احمدیہ میں قاعدہ نمبر ۴۲۵ کے رو سے مجلس کارپرداز کی ذمہ داری ہے کہ وہ موصیوں کے بارے میں سالانہ رپورٹ حاصل کرتی رہے کہ :-

" آیا وہ اغراضِ وصیت کے ماتحت دینی اور اخلاقی لحاظ سے وصیت کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں اور بعد وصیت ان کی حالت میں کسی قسم کا تغیّر تو نہیں پیدا ہو گیا تا کہ مجلس کارپرداز دیکھ سکے کہ آیا کوئی موصی ایسا تو نہیں جس کی وصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے ماتحت قابلِ منسوخی ہے ۔ اگر ہو تو مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ ایسے موصی کا معاملہ بلا توقف صدر انجمن احمدیہ میں پیش کر کے فیصلہ حاصل کرے ۔"

جملہ موصی صاحبان سے درخواست ہے کہ خود بھی اپنے نفوس کا جائزہ لیتے رہیں اور اپنے آپ کو نیکی و تقویٰ میں نمونہ ثابت کریں ۔ مجلس کارپرداز بھی اپنے فرضِ منصبی کو ادا کرتی رہے گی ۔ و ما باللہ التوفیق ۔

(صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ نبوت ۱۳۴۸ ہش

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

(۳)

آج امریکہ میں دولت کی ریل پیل ہے۔ ساری دُنیا کو وہ قرضہ جات دے رہا ہے مگر یہ دولت آخرکار باہمی لڑائیوں میں ضائع کی جا رہی ہے اور جس کا باقی افسوس ہے کہ خود امریکہ ہوتا ہے۔ اگر یہ دولت حقیقی خداپرستوں کے ہاتھ میں ہو تو یقیناً تمام دنیا جنت کا نمونہ بن جائے۔ امریکہ اگر کسی ملک کو گندم بطور "مدد" کے بھی دیتا ہے تو اس کے ساتھ ایسی شرائط لگا دیتا ہے کہ یہ "مدد" بجائے دنیا میں سہولت اور آرام کا ذریعہ ہونے کے اس ملک کی مصیبتوں میں اضافہ کا باعث بن جاتی ہے۔

اسلام کا منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے جو نعمتوں کے خزانے اس دنیا میں مہیّا کر رکھے ہیں محنت اور مشقت سے ان خزانوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرو اور جو عقل اور دوسرے قویٰ انسان کو ملے ہیں ان کا پورا پورا استعمال کر کے ان خزانوں پر تصرف حاصل کرو اور ان سے تمام انسان زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔ اسلام میں قناعت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ اور اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کا مُنہ تکتے رہو بلکہ اسلام کی تعلیم کے مطابق خداداد قویٰ کا پورا پورا استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ اس خزانے سے جو اللہ تعالیٰ نے زمینوں میں بکھیر دیا ہے حاصل کر کے اپنی ضروریات پوری کر کے فالتو مال ایسے لوگوں کو پرورش کرنے کے لئے استعمال ہونا چاہیئے جو قدرتی طور پر معذور ہیں۔ اور جو ایسے قویٰ سے محروم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے خود بخود نہیں نکال سکتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ قویٰ والوں کا ان لوگوں کا گویا ایجنٹ بنایا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے واضح کیا ہے اسلام کا اصول "کم سے کم" نہیں ہے بلکہ "زیادہ سے زیادہ"۔ اس لئے جو "کم سے کم" خرچ کو قناعت کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ البتہ جو کچھ اپنی ذات پر خرچ کیا جائے وہ جائز اور ایسی ضروریات پر خرچ کیا جائے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے خزانے سے زیادہ سے زیادہ لینے کے قابل بنائے۔ اسلام میں قناعت اس کا نام ہے کہ اپنی جائز ضروریات بھی پوری کرو اور جو فالتو دولت ہو وہ اپاہجوں اور معذوروں اور خدمتِ خلق کے لئے صرف کرو۔ اسلام محض برداشت کی مشق کے لئے تو ضرورت سے کم خرچ کی اجازت دیتا ہے لیکن ہندوؤں یا عیسائیوں کی طرح رہبانیت کو جائز قرار نہیں دیتا کیونکہ ان لوگوں کے غلط طریق سے تو دنیا ہی ختم ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ دنیا کو اپنے شکرگزار بندوں سے آباد کرنا چاہتا ہے اس لئے اسلام کا اصول یہ ہے کہ کوئی انسان طعام، لباس اور رہائش سے محروم نہ رہے۔ اور ہر انسان ان قوتوں کا جو الٰہی خزانوں سے دولت پیدا کرنے کے لئے اسکو دی گئی ہیں پورا پورا استعمال کرے لیکن جو ان قوتوں کا پورا استعمال نہیں کرتا وہ کفرانِ نعمت کرتا ہے اس کا حق نہیں ہے کہ وہ دوسروں کی کمائی میں حصہ دار ہو البتہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تفصیل قرآن کریم میں بیان کر دی ہے جو ایک مومن کی کمائی میں حصہ دار بنتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ۔ (البقرہ: ۱۷۸)

اور اُس (یعنی اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں (کی آزادی) کے لئے (اپنا) مال دیا۔ اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا۔

یہ فہرست مکمل نہیں ہے دوسری جگہوں میں حسب الحال اور لوگ بھی ہیں جن کے لئے انسان کو اپنا فالتو مال خرچ کرنا چاہیئے۔ مثلاً مہاجرین وغیرہ۔ اسلامی اصول یہ ہے کہ اپنی پوری قوتوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کماؤ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے البتہ اپنی کمائی کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق استعمال کرو۔ سب سے پہلے تمہارے نفس کا حق ہے اس کے بعد ذوی القربیٰ وغیرہ کا حق ہے۔

رباعیات

تُو چاہے تو نادار کو کر دے زردار
تُو چاہے تو مجبور کو کر دے مُختار
تُو چاہے تو پتّھروں سے چشمے پھُوٹیں
تُو چاہے تو کانٹوں سے عیاں ہوں گلزار

(۲)

رکھتا ہے کبھی تُو سرِ درویش پہ تاج
کرتا ہے کبھی کشورِ کسریٰ تاراج
اک آہ سے شق ہے کبھی پتّھر کا جگر
پتّھر سے بھی محکم کبھی ہوتا ہے زجاج

(سعید احمد اعجاز)

خدام الاحمدیہ کا نیا سال مُبارک ہو

یکم نبوت (نومبر) سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ نیا سال ہمیں ایک نئے عزم اور ولولہ سے شروع کرنا ہے۔ قائدین حضرات اور ناظمینِ مال صاحبان کو شروع سال سے بجٹ کی وصولی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے تا سال کے آخر میں خدام پر بوجھ نہ پڑے اور مرکز کو ماہ بماہ ضروریات کے لئے رقم مہیا ہوتی رہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کو بخار ہے۔ خون میں انفیکشن ہے نیز ایکسرے میں بائیں پسلی کے نیچے ورم ہے۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم محمود احمد خانیوال)

ماہِ رمضان کی عظیم روحانی برکات

از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

(۲)

روزہ کی چند اور حکمتیں

روزہ دار بھوک اور پیاس کی شدت اور نفسانی خواہشات کے خلاف اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔ جس سے صبر و استقلال، ایثار و قربانی، ضبطِ نفس، دوسروں کی تکلیف کا احساس، حلال و حرام کا امتیاز وغیرہ خصوصیات انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ موسم گرمی کا ہو یا سردی کا روزے کی حالت میں بھوک اور پیاس کا احساس ہونا لازمی امر ہے۔ مگر اس احساس کے باوجود روزہ دار اپنے رب کے حکم کے ماتحت ایک خاص وقت تک اپنی پیاس اور بھوک کی تکلیف کو صبر سے برداشت کرتا ہے۔ اور باوجود پانی اور کھانا میسر آنے کے اسے استعمال نہیں کرتا۔ یہ عمل پورا ایک مہینہ جاری رہتا ہے۔ اس طرح انسان کے اندر صبر و حوصلہ، قوتِ برداشت، ضبطِ نفس اور استقلال کی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں۔

جو لوگ روزے سے حاصل ہونے والے ان اسباق سے استفادہ کرتے ہیں وہ عملی زندگی کے تمام امور میں انہیں مشعلِ راہ بناتے ہیں۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر کسی سے الجھنے سے گریز کرتے ہیں، چھوٹی چھوٹی تکالیف پر ہائے وائے نہیں کرتے اور معمولی سے اشتعال پر اپنے نفس سے مغلوب نہیں ہو جاتے۔ بلکہ ایسے تمام مواقع پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے پیشِ نظر نہایت بلند حوصلگی اور وقار کا مظاہرہ کرتے ہیں

پھر روزہ انسان کو یہ بھی سبق دیتا ہے۔ کہ انسان اپنے ذاتی حق میں سے کچھ بچا کر اور خود تھوڑے حصہ پر قناعت کر کے اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرے وہ سوچے کہ جب ایک مہینہ تک روزانہ مسلسل دس دس بارہ بارہ گھنٹہ تک بغیر کھائے پیئے بھی زندہ رہ سکتا ہوں۔ تو اب اگر ایثار کر کے کچھ اپنے بھائی کے لئے بچا لوں تو پھر بھی میں زندہ رہ سکتا ہوں۔ مگر اپنے اس عمل سے اپنے ضرورت مند بھائی کی ضرورت کو پورا کر کے اس کو دکھ اور تکلیف سے نجات دلا سکتا ہوں۔ امراء (جو عموماً با فراغت کھاتے ہیں اور جن کو ایک ایک وقت میں متعدد گوناگوں کھانے میسر آتے ہیں) کو مشکل سے ہی تنگدست و نادار لوگوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ مگر رمضان کے روزوں کے ذریعہ انہیں عملی طور پر بھوک اور پیاس کی تکلیف سے دوچار ہو کر یہ احساس ضرور ہو جاتا ہے کہ ہمارے غریب و نادار بھائیوں کو بھی پیٹ بھر کر کھانا میسر نہ آنے سے ایسی ہی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ شہر محلہ اور اڑوس پڑوس میں جب بھی کسی بھائی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو۔ ہم اس کی ضرورت کو پورا کریں۔ اسی طرح روزہ سے اسلامی روزہ ہمیں مساوات کا بے نظیر سبق دیتا ہے۔ امیر و غریب، شاہ و گدا سب روزہ کی حالت میں بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو اس طرف متوجہ فرماتا ہے کہ تم دوسرے تمام انسانوں کو بھی اپنی ہی طرح کے انسان سمجھو۔ اور کسی کو بحیثیت انسان اپنے سے کمتر نہ سمجھو۔ روزے سے ایک اور عظیم سبق یہ ملتا ہے کہ روزہ دار جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے حلال اور جائز چیزوں کو بھی استعمال میں نہیں لاتا۔ تو پھر اس کے لئے یہ کس طرح جائز اور مناسب ہے کہ وہ دوسروں کی چیزوں کو ناحق غصب کرتا پھرے۔ کسی کی کھیتیاں اجاڑتا پھرے۔ یا کسی دوسرے کا مال بلاوجہ ہڑپ کر لے۔

پس ہر روزہ دار کو رمضان میں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ میں کسی دوسرے انسان کے حق کو دبانے اور غصب کرنے سے احتراز کروں گا کیونکہ میرا رب اسے ناپسند فرماتا ہے۔ الغرض، روزہ انسان کو نفس کی گری ہوئی اور باغی خواہشات اور آفات سے نجات دلا کر تقوےٰ کے بلند ترین مقام پر پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزہ کی ان حکمتوں اور اغراض کو سمجھنے ان سے کماحقہ استفادہ کرنے اور ایسے طور پر روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جو بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہوں آمین

دوسری برکت

ماہ رمضان کے روزے رکھنے والوں کے لئے دوسری برکت اور عبادت جس کا اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت میں ذکر فرمایا ہے وہ نزول قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ

اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

اس آیت کریمہ کے دونوں معنے ہیں یعنی کہ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن نازل کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے

ابن اسحٰق رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں روزہ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک سال آپ دستور کے مطابق اعتکاف میں تھے کہ حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اور پہلی وحی آپ پر نازل ہوئی۔ بہرحال قرآن عظیم کو رمضان کے مہینہ سے ایک خاص تعلق ہے۔ اس لئے اس ماہِ مبارک میں عام مہینوں کی نسبت غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیئے۔ اور اس کے مطالب پر غور و فکر کر کے اس کی لازوال و باکمال پاک تعلیمات کو اپنی عملی زندگیوں کے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے۔

تیسری برکت

رمضان المبارک کی تیسری برکت جو روزہ داروں کے لئے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ قبولیت دعا ہے۔ جس کا اوپر کی آیات میں ذکر آ چکا ہے کہ اس ماہ چونکہ روزہ دار (۱) اپنے نفس کی آفات کے خلاف جہاد کرتا ہے

۲۔ کثرت سے نوافل ادا کرتا ہے

۳۔ قرآن کریم کی غیر معمولی طور پر زیادہ تلاوت کرتا ہے۔

۴۔ پھر عام دنوں اور مہینوں کی نسبت زیادہ صدقہ و خیرات اور سخاوت کرتا ہے۔ نیز وہ

۵۔ روزہ کی خاص عبادت بجا لاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اسے یہ خوشخبری اور بشارت دیتا ہے کہ اے رسول میرے بندوں سے کہہ دے۔ اِنِّیْ قَرِیْبٌ میں بالکل ان کے پاس ہی ہوں

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

پکارنے والے کی پکار اور دعا کو سنتا اور اس کو قبول کر کے اس کا جواب دیتا ہوں۔ بشرطیکہ وہ میرے دوسرے تمام احکام کو بھی مانیں اور روزہ بھی رکھیں۔

ان تین برکات جن کا رمضان سے خاص تعلق ہے۔ اس ماہِ مبارک کی اور بھی بے شمار برکات احادیث میں مذکور ہیں حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا کہ

"رمضان بہت ہی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اور اس ماہ میں جو شخص کوئی نفلی عبادت بجا لاتا ہے۔ اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں فرض عبادت کے ادا کرنے سے ملتا ہے۔ اور فرض عبادت کا ثواب تو اس مہینہ میں (تمام مہینوں کی فرض عبادت سے) ستر گنا زیادہ عطا ہوتا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم)

دعا ہے کہ وہ ربِ رحمٰن و مہربان اپنے خاص فضل و احسان سے ہمیں اس مبارک مہینہ کی تمام برکتوں، سعادتوں اور رحمتوں سے فیض یاب فرمائے۔ اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمائے۔

آمین یا ارحم الراحمین

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

تبلیغِ اسلام کے لئے

ایک احمدی بچے کا شوق

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے احمدی بچوں میں بھی تبلیغ اسلام کے لئے ایک غیر معمولی جوش اور جذبہ پیدا فرمایا ہے۔ ہماری برطانیہ کی جماعتوں کے بچے جس ذوق اور شوق سے ایام تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔ اس کو دیکھ کر دل اللہ تعالےٰ کی حمد سے پُر ہوجاتا ہے۔ اور یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ انشاء اللہ ہماری نئی پود اسلام اور احمدیت کی ذمہ داریوں کا بوجھ باحسن اٹھا سکے گی۔ پچھلے "یوم تبلیغ" کے نتیجہ میں جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں ایک کثیر تعداد ان بچوں کی خوشکن رپورٹوں کی ہے جن کی عمریں دس اور چودہ سال کے درمیان ہیں۔

جلنگھم میں ہماری مخلص جماعت عرصہ سے قائم ہے۔ یہاں کے ایک احمدی بچے فرید احمد صاحب ابن مکرم لئیق احمد صاحب ٹھوکھر نے اپنی تبلیغی کارگزاری کی جو رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس کے بعض حصے درج ذیل ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

"میں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ اپنے ہم جماعت طلباء میں سے چند کو گھر پر بلاتا ہوں۔ ان کی تواضع چائے وغیرہ سے کرکے ان کو اسلام کی تعلیم کے بارے میں بتاتا ہوں۔ اس طرح تبلیغ کا اچھا موقع مل جاتا ہے۔ میرے ایک ہم جماعت MR. BRADLEY ہیں ان کو میں نے تبلیغ کی۔ اور گھر پر چائے کے لئے بلایا۔ انہوں نے دعوت قبول کرلی۔ لیکن بعد میں یہ کہہ کر معذرت کردی کہ انہیں نارتھمپٹن میں چرچ کے کام کے سلسلہ میں جانا ہے۔ اس لئے وہ میری دعوتِ چائے قبول نہیں کرسکتے لیکن اگلے دن چائے پر آگئے۔ مجھے اس پر حیرت ہوئی۔ دریافت کرنے پر MR. BRADLEY نے بتایا کہ انہوں نے رات کو خواب دیکھی ہے جس میں کسی نے ان کو زور سے کہا ہے کہ "SURRENDER TO GOD"

اس خواب کا مسٹر بریڈلے پر گہرا اثر نظر آتا تھا۔ جب ان کو یہ بتایا گیا کہ لفظ "اسلام" کے معنے ہی "SURRENDER TO GOD" کے ہیں تو وہ سخت حیران ہوا۔ انہوں نے اب اسلام میں گہری دلچسپی لینی شروع کردی ہے۔ ان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔"

اس بچے کی اسلام سے محبت کا دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ان کے سکول کے دینیات کے استاد نے سکول اسمبلی میں اسلام کے خلاف بعض کلمات کہے اور یہ بھی کہا کہ قرآن کریم میں کسی قسم کی سماجی اور معاشرتی تعلیم نہیں ہے۔ اس لئے نعوذ باللہ اسلام کامل مذہب نہیں ہے۔

اس پر فرید احمد صاحب فوراً ہیڈ ماسٹر صاحب کو جاکر ملے۔ اور دینیات کے استاد کے ان ریمارکس پر احتجاج کیا۔ نیز ہیڈ ماسٹر صاحب کو اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرایا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس بچے کی جرأت ایمانی پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ دینیات کے استاد کی طرف سے خود معافی مانگی۔ اور یہ اقرار کیا کہ آئندہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بعد میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس استاد کو بھی تنبیہ کردی۔

احباب اس بچے کیلئے اور جماعتہائے انگلستان کے جملہ افراد کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انکو اس ملک کی تباہ کن فضا کے اثرات سے محفوظ رکھے آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اٹھترواں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۴۸ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

غرباء کے لئے گرم پارچات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

مخیر خواتین کو بذریعہ اعلان توجہ دلاتی ہوں کہ سردی کا موسم قریب آرہا ہے۔ مستحق عورتوں اور بچوں کے لئے گرم کپڑے بھجوائیں۔ اسی طرح لحاف توشک اور کمبل بھی بھجوائیں۔ مردوں کے کپڑے نہ بھجوائیں۔ صرف عورتوں اور بچوں کے کپڑے بھجوائیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حج بیت اللہ

انگریزی زبان میں ایک عمدہ تصنیف

از محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

مخدوم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حال ہی میں ایک کتاب حج کے موضوع پر انگریزی زبان میں تصنیف فرمائی ہے۔ اس کی تمہید ان خطبات کا خلاصہ ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے کعبہ شریف کے مقاصدِ عالیہ کے موضوع پر ۱۹۶۸ء میں ارشاد فرمائے تھے۔ علاوہ حج کے مسائل اور فلسفہ کے ذاتی مشاہدات کی بناء پر جو تفصیلات آپ نے قلم بند فرمائی ہیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ انگریزی دان طبقہ کے لئے بالخصوص اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہوگا بلکہ تبلیغی لحاظ سے اس کی تقسیم بھی مفید ہوگی۔ اس کا ہدیہ کتاب کی ضخامت اور طباعت کے لحاظ سے بہت ہی واجبی تجویز کیا گیا ہے۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے یہ کتاب پانچ روپے میں مل سکے گی۔ بہت محدود تعداد میں اس کتاب کے انگلستان سے منگوانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو درکار ہو وہ فوری طور پر مطلع فرمادیں۔ تا ایسے دوستوں کے نام ریکارڈ کرلئے جائیں۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام میں ایسے احباب یہ کتاب حاصل کرسکیں۔

خاکسار ظہور احمد باجوہ مینجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

لازمی چندہ جات کی ہر ماہ کی وصولی اسی ماہ میں مرکز میں بھجوائی جانی ضروری ہے (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

محترم چوہدری محمد عالم صاحب مرحوم آف فتح پور کا ذکرِ خیر

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ احمدیہ)

محترم چوہدری محمد عالم صاحب فتح پور کے ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے قبول احمدیت سے قبل علاقہ کے معززین سے گہرے مراسم تھے ۱۹۳۳ء میں کسی کام کے سلسلہ میں مرحوم سرگودہا گئے وہاں مولوی ثناء اللہ صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی جو اسی علاقہ کے رہنے والے تھے اور مخلص احمدی تھے مولوی صاحب موصوف نے مرحوم کو تبلیغ کی اور ایک کاغذ پر احمدیوں کے عقائد و اعمال اور عام مسلمانوں کے عقائد و اعمال کے دو نقشے بنا کر دکھائے اور دریافت کیا آپ کسے پسند کرتے ہیں مرحوم نے احمدیت والے نقشہ کو پسند کیا جس پر مولوی صاحب موصوف نے مرحوم سے کہا کہ اگر آپ کے نزدیک اسلام کی صحیح صورت یہ نقشہ پیش کرتا ہے تو آپ احمدیت قبول کر لیں چنانچہ وہیں سے بیعت کا خط لکھ دیا گیا۔ اس کے بعد جوں جوں دن چڑھا اس میں آپ نے احمدیت کے انوار کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کی کوشش کی۔

احمدیت کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہ کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب وقف زندگی کی تحریک فرمائی تو آپ نے زندگی وقف کر دی اور عرصہ تک ضلع جہلم اور ضلع سیالکوٹ میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ فراغت کے بعد بھی تبلیغ آپ کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ ایک دفعہ ایک سکول ماسٹر نے بہائیت کے متعلق ذکر کیا تو خاکسار کو ساتھ لے کر اس کے گھر پہنچ گئے۔ چند لمحے بعد بہائیت کی طرف گفتگو کا رخ موڑا اور مجھے فرمایا ماسٹر صاحب سے بہائیت کے متعلق گفتگو کریں۔ چنانچہ گفتگو ہوئی۔ جب بہائی تعلیمات پر خاکسار نے تنقید کر کے قرآن اور اسلامی احکام کی عظمت کو اجاگر کیا تو ماسٹر صاحب بے اختیار پکار اٹھے کہ مجھے بہاء اللہ کا کسی اور رنگ میں تعارف کروایا گیا تھا۔ میں اس تحریک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ مرحوم کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اور فرمایا ہماری غرض پوری ہو گئی ہے۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے چندوں کی بروقت ادائیگی کرتے۔ عہدیداران سے فرماتے آپ لوگ دیگر احباب سے زیادہ چندہ دیں۔ کیونکہ آپ ان کے لئے نمونہ ہیں۔ اگر آپ نے کم چندہ لکھوایا تو دوسرے بھی آپ کی اقتداء کریں گے

چندوں کی وصولی کا خاص اہتمام فرماتے ایک دن جولائی کے مہینے میں ہمارے گھر تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا ابھی میرے ساتھ چلو۔ بعض احمدیوں سے چندہ لینا ہے۔ میں نے کہا گرمی شدید ہے گرم لو نے ہر چیز کو جھلس کر رکھ دیا ہے۔ جس طرف ہم نے جانا ہے وہ سارا رستہ ریت سے اٹا پڑا ہے رستہ میں کوئی سایہ دار درخت بھی نہیں فرمایا صبح سے ہی چل رہا تھا ابھی فارغ ہوا ہوں میں بوڑھا آدمی ہوں۔ آپ نوجوان ہیں سلسلے کا کام ہے سہل انگاری سے کام نہ لیں اور چلیں میں بادلِ نخواستہ ساتھ ہو لیا ہم گاؤں سے نکلے ہی تھے کہ ایک بادل کا ٹکڑا آفتاب کے سامنے آ گیا اور جب تک ہم منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ گئے وہ ہم پر سایہ کئے رہا فرمایا ہم محض اللہ نکلے تھے اس نے ہماری حفاظت کی تدبیر خود فرما دی اور ہمیں تمازتِ آفتاب سے بچا لیا۔

مسجد کی آبادی کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا۔ نماز فجر سے پہلے رستہ میں احمدیوں کو جگاتے۔ ایک دن مسجد میں چراغ روشن نہ تھا چشم پُرآب ہو کر فرمایا خانہ خدا میں اندھیرا! پیسے پاس نہ تھے۔ ایک آدمی سے کئی سیر تیل قرض لے کر مسجد میں رکھوا دیا۔ مسجد کی ملحقہ زمین میں ایک کمرہ تعمیر کروا دیا۔ بعد میں وہاں نلکا اور دروازے بھی لگوائے۔ مخالفت ہوئی مگر مردانہ وار مقابلہ کیا

چند سال ہوئے خاکسار نے انہیں تحریک کی کہ ایک لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس کے بغیر پوری طرح تبلیغ نہیں ہو سکتی فرمایا میری تمام کتب لائبریری میں لا کر رکھ دو چنانچہ کئی سو کتابیں جن میں بڑی بڑی قیمتی اور نایاب کتب بھی تھیں لائبریری کو دے دیں پھر صحاح ستہ کا ایک سیٹ خرید کر لائبریری کو دیا مرحوم کا یہ وہ صدقہ جاریہ ہے جس سے آئندہ نسلیں بھی فیضیاب ہوتی رہیں گی۔

رفاہ عامہ کے کاموں میں خاص دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ فتح پور مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے لئے بعض کمروں کی تعمیر کا سوال تھا۔ مرحوم نے دن رات ایک کر کے کمرے تعمیر کروائے میں نے خود ایک سکول ماسٹر کو یہ کہتے سنا کہ چوہدری محمد عالم اس علاقہ کے لئے سرسید ثانی ہے جو قوم کے نونہالوں کا خیر خواہ ہے۔ بہت سے طلباء کی فیس اپنی گرہ سے دیتے اور ان کے والدین کو اس کا علم بھی نہ ہوتا تھا

گذشتہ چند سالوں کی بات ہے ہمارے گاؤں سے چند اوباش لوگوں نے ایک لڑکی زبردستی اغوا کر لی۔ اس کے والدین مرحوم کے پاس پہنچے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہا تو لڑکی واپس آ جائے گی۔ بس پھر کیا تھا شب و روز مصروف تگ و تاز۔ یہاں تک کہ ایک دو ماہ کے اندر اندر لڑکی برآمد کروا کر والدین کے سپرد کر دی۔ تھوڑے دنوں بعد وہ اوباش دوبارہ لڑکی کو اٹھا کر لے گئے اور مرحوم کو چیلنج دیا کہ ہم تمہارا خاتمہ کر دیں گے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے گھر کے افراد سبھی آپ سے الجھتے تھے کہ آپ کو اس سے کیا اوباش لوگ سر راہ قتل کر کے آپ کو پھینک دیں گے۔ پھر ہمارا کیا ہو گا۔ فرمایا خواہ میری لاش کتے گھسیٹتے پھریں۔ میں لڑکی کو برآمد کروا کے رہونگا۔ کئی دفعہ بدمعاش حملہ کی نیت سے آئے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اور آپ نے اس رنگ میں ان کا مقابلہ کیا کہ ان کے مکان، مویشی تک نیلام ہو گئے۔ آپ نے دوبارہ لڑکی اوباشوں سے واپس دلوا دی

نظام سلسلہ کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کر سکتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی ساری زندگی نظم و ضبط سے عبارت تھی۔

غرباء پروری آپ کا خاص وصف تھا ایک دن صبح ایک غریب بیوہ کے گھر گئے۔ دیکھا کہ سردی کے مارے ان کا برا حال ہے۔ اپنا گرم بستر اٹھا کر ان کے گھر رکھ آئے آپ کی اہلیہ نے کہا خود کیا کرو گے فرمایا میں چادر میں گزارہ کر لونگا

ایک دفعہ پٹواری نے کہا کہ وراثت کے انتقالات میں بغیر رشوت لئے نہیں کروں گا۔ گاؤں میں عام منادی کروا دی۔ جس نے انتقال کروانا ہے میرے پاس آ جاتے ہیں مفت انتقال کراؤں گا۔

۱۹۴۷ء کے فسادات میں فتح پور کی ہندو آبادی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اگر آپ ازراہ شفقت چوہدری محمد عالم صاحب کو فتح پور بھجوا دیں تو ہماری جان و مال اور آبرو کی حفاظت ہو سکتی ہے حضور نے مرحوم کو فتح پور بھجوا دیا اس وقت مرحوم سلسلہ تبلیغ کسی اور جگہ متعین تھے اس سے پتہ چلتا ہے کہ غیر مسلموں پر بھی مرحوم کی بلندی کردار کا کتنا گہرا اثر تھا

طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ باتوں باتوں میں ایسے لطائف بیان کرتے کہ مجلس کشت زعفران ہو جاتی۔ گذشتہ چند دنوں سے بندش پیشاب کے عارضہ سے بیمار تھے گذشتہ سال اپریشن کروایا۔ اپریشن تو کامیاب ہو گیا۔ مگر مرحوم اس کے بعد بیمار ہی رہے۔ نقاہت اور ضعف بڑھتا گیا۔ آخر یکم رمضان المبارک بروز بدھ ۲½ بجے بعد دوپہر احمدیت کا یہ جان نثار خادم اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم کی وفات سے جماعت احمدیہ فتح پور ایک منتظم۔ باثر شخصیت اور صاحب رویاء و کشوف بزرگ سے محروم ہو گئی ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین

والقلب یحزن و انا بفراقہ لمحزونون رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

قرآن پاک کے نمونوں کا
بے نظیر مجموعہ
ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی فضیلتوں سے فیضیاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا اسی مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت سے دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ان کے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے یہ رعایت ۲۶ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔
نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۲۶۴۳ کراچی

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الحمد للہ کہ جامعہ نصرت میں سائنس کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور سائنس بلاک کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ستودرت کے ذمہ ۵۷۰۰۰ کی رقم لگائی تھی۔ جس میں سے بہنوں نے ابھی صرف اٹھارہ ہزار روپیہ جمع کئے ہیں گویا ۵۷۰۰۰/- ابھی اور جمع کرنے ہیں۔ مومن جب ایک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ ہماری وہ بہنیں جو اپنی عدیم المثال قربانیوں کے نتیجہ میں یورپ میں تین مساجد تعمیر کروا چکی ہیں۔ ان کے لئے ستاون ہزار روپے کا جمع کرنا بالکل حقیر قربانی ہے۔ ابھی تک اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی اطاعت امام ایدہ اللہ سے ہی ہمارے ہر کام میں برکت ہے۔ سب عہدیداروں کا کام ہے کہ صاحب استطاعت خواتین تک یہ تحریک پہنچائیں تا ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں ربوہ میں بچیوں کی سائنس کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام پردہ کے ساتھ ہو سکے اور وہ یہاں رہ کر سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔ میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے یاد رہے کہ اس میں نام کندہ کروانے کے لئے تین سو روپے کی رقم مقرر کی گئی ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

۱۔ بیگم میر مشتاق احمد صاحب لاہور	۱۰ — ۰۰
۲۔ حلقہ جات لاہور	۱۰ — ۰۰
۳۔ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب لاہور	۲۰ — ۰۰
۴۔ لجنہ بورےوالہ	۲۵ — ۹
۵۔ ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ لاہور چھاؤنی	۱۰۰ — ۰۰
۶۔ فہمیدہ بیگم میجر لطیف احمد صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰۰ — ۰۰
۷۔ رشیدہ خاں صاحبہ ٹورنٹو کنیڈا	۱۰۰ — ۰۰

ان تینوں بہنوں نے اپنی والدہ صاحبہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم کی طرف سے چندہ دیا ہے

۸۔ لجنہ اماء اللہ کراچی	۷۵ — ۷
۹۔ نصیرہ بنت چوہدری منتھے خاں صاحب چک ۱۷ ضلع شیخوپورہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۰۔ لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ	۲۰ — ۰۰
۱۱۔ سعیدہ نذیر صاحبہ جہلم	۵۰ — ۰۰
۱۲۔ لجنہ ربوہ	۵۰ — ۲۳
۱۳۔ لجنہ سرگودھا	۳۰۰ — ۰۰
۱۴۔ خاکسار مریم صدیقہ	۲۵ — ۰۰

بقیہ ص ۸

انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کی ضرورت ہے

★ امداد دیتے وقت فراہمی روزگار کے پہلو کا خاص خیال رکھا جائے۔ دیہی صنعتی اور زرعی کاموں پر زیادہ زور دیا جائے جہاں مزدوروں کی زیادہ کھپت کا امکان ہے

★ مجموعی طور پر بین الاقوامی امداد اور فراہمی روزگار کے مقاصد میں گہرا ربط پیدا کیا جائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دنوں کے اندر اندر تحریری طور پر مع پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۵۸: محمد نعمت اللہ ولد محمد رحمت اللہ صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چندرپور ڈاکخانہ تانڈور والی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) بارہ ایکڑ زرعی زمین واقعہ چندرپور تعلقہ کاماریڈی ضلع نظام آباد جس کی موجودہ بازاری قیمت تقریباً دس ہزار روپیہ ہے۔

(۲) اس کے علاوہ میرا ایک پختہ مکان واقعہ چندرپور میری ذاتی ملکیت ہے جس کا رقبہ شمالاً و جنوباً ۱۹ گز اور مشرقاً و مغرباً ۱۷ گز ہے۔ اس مکان کے مشرق میں آبادی ہے۔ باقی تینوں اطراف کھیتی ہے۔ اس کی موجودہ بازاری قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ سوائے اس کے کہ حصہ جائیداد میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اس سلسلہ میں یہ صراحت کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے مذکورہ مکان کا ایک حصہ جو ایک دیوان خانہ پختہ ایک پختہ صحن پر مشتمل ہے ۹ گز مشرق مغرب اور ۱۱ گز شمال جنوب میں ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ اس حصہ کی کل موجودہ بازاری قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ جو میری کل جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ہو جاتی ہے علاوہ ازیں مجھے ماہوار کوئی آمدنی نہیں۔ البتہ زراعت کے ذریعہ سے سالانہ ایک ہزار روپیہ کی آمد ہو جاتی ہے۔ میں اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد: محمد نعمت اللہ احمدی ۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء

گواہ شد: محمد عظمت اللہ ولد نعمت اللہ صاحب موصی

گواہ شد: محمد عمر علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ولد محمد ابراہیم صاحب احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد

ضمیمہ وصیت

میں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ میری وصیت کا نمبر ۱۳۶۵۸ ہے۔ میں اپنی اس وصیت کے سلسلہ میں یہ ضمیمہ وصیت تحریر کرتا ہوں۔ میں نے اپنی سابقہ وصیت ۱۳۶۵۸ میں جو جائیداد تحریر کی ہوئی ہے اس کی قیمت بیس ہزار روپیہ ہے اور وصیت ۱/۱۰ حصہ کی ہے۔ میں اپنی جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کے لئے اپنے رہائشی مکان کا ایک حصہ جس کی قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ ہے صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کرتا ہوں۔ اس موہوبہ مکان کا حدود اربعہ اور رقبہ یہ ہے۔

(۱) شمال میں میرا رہائشی مکان ہے (۲) جنوب میں شارع عام ہے (۳) مشرق میں میری ملکیتی زمین ہے اور اس سے مشرق میں مکان غلام محمد صاحب (۴) مغرب میں میرا ملکیتی مکان ہے اس موہوبہ مکان کی مکانیت یہ ہے ایک کمرہ ۲۲ فٹ × ۱۰ فٹ اس کمرے میں بطرف مغرب ایک دروازہ اور چار کھڑکیاں ہیں۔ ایک برآمدہ ۲۲ × ۵½ فٹ ایک صحن ۲۲ فٹ × ۱۸ فٹ صحن کا دروازہ جنوب کی طرف ہے۔ اگر میرے ورثاء میری وفات کے بعد دو ہزار روپیہ نقد ادا کر دیں تو یہ مکان جو میرے ورثاء حقداروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ العبد: محمد نعمت اللہ موصی

گواہ شد: محمد رحمت اللہ ولد غلام محمد ساکن چندرپور ضلع نظام آباد۔ گواہ شد محمد ہدایت اللہ ولد ... ساکن چندرپور ضلع نظام آباد

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/ روپے فی تولہ ۲/ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

عالمی بیروزگاری

پر

بین الاقوامی ادارۂ عمال کے ڈائریکٹر کا تبصرہ

بہت سے پس ماندہ اور ترقی پذیر ملکوں کی معاشی ترقی اور بیروزگاری کے مسائل اس طرح بہتر طور پر حل ہو سکتے ہیں کہ سرمایہ کی مزید تلاش کے بجائے ان کے مرد اور عورتیں زیادہ کام کرنے پر اپنی قوتیں صرف کریں۔ یہ ہے اس تقریر کا خلاصہ جو بین الاقوامی ادارۂ عمال (آئی ایل او) کے ڈائریکٹر جنرل ڈیوڈ اے مورس نے پچھلے مہینے کولمبیا یونیورسٹی میں کی تھی۔

انہوں نے کہا کہ گو ترقی پذیر ملکوں کی معاشی ترقی کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے لیکن ان میں بھی بیروزگاری اور کم روزگاری کے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کا احتمال پایا جاتا ہے کہ آئندہ چند سال کے اندر ان کے یہ مسائل اور زیادہ شدت اختیار کریں گے۔

انہوں نے بین الاقوامی ترقیاتی کمشن کی اس حالیہ رپورٹ کا حوالہ دیا جو مسٹر پیرسن کی سرکردگی میں شائع کی گئی ہے اور کہا کہ ترقی پذیر ملکوں میں نا امیدی اور اضطراب کے آثار نمایاں ہیں۔ اس بے اطمینانی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ غلطی سے یہ رجحان عام ہو چلا ہے کہ معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع خود بخود پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں اور معاشرتی مقاصد کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ مسٹر پیرسن کی رپورٹ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ نہ تو معاشی ترقی سیاسی استحکام کی ضمانت ہے اور نہ یہ تشدد کے خلاف کوئی موثر حربہ ہے انہوں نے کہا

"میں سمجھتا ہوں کہ اگر معاشی ترقی سے کسی ملک میں روزگار کے زیادہ مواقع پیدا نہیں ہوتے اور مزدوروں سے معاشرہ میں پوری طرح مفید کام نہیں لئے جاتے تو یقیناً اس کا نتیجہ انتشار پسندی کی صورت میں ظاہر ہوگا"

مسٹر ڈیوڈ اے مورس نے مسٹر رابرٹ میکنمارا کی اس تقریر کا بھی تذکرہ کیا جو انہوں نے حال ہی میں عالمی بنک کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس میں کی تھی۔ اس تقریر میں مسٹر میکنمارا نے کہا تھا کہ ترقی پذیر ملکوں میں تیز رفتار معاشی ترقی کا لازمی نتیجہ یہ نہیں کہ کوئی آدمی بیروزگار نہ رہے۔ اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ روزگار کے نئے نئے مواقع فراہم کئے جائیں اور مزدوروں کے معاشرتی فوائد کا خیال رکھا جائے اگر ایسا کیا گیا تو پھر ترقی پذیر ملکوں میں امن و استحکام کی فضا قائم ہو جائے گی۔

ڈائریکٹر جنرل نے اس بات پر زور دیا کہ ایک ایسا بین الاقوامی پروگرام بنایا جائے۔ جس کے ذریعے حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کی توجہ بار بار اس حقیقت کی جانب مبذول کرائی جا سکے کہ معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ بیروزگاری اور کم روزگاری دور کرنے کی کوشش مسلسل جاری رکھی جائے۔

انہوں نے کہا کہ آئی ایل او نے اس سال فراہمی روزگار کا جو عالمی پروگرام شروع کیا ہے اور جس کو اقوام متحدہ کے دوسرے عشرۂ ترقی کے منصوبے کا جزو قرار دیا گیا ہے اس کے ذریعے اس مقصد میں کامیابی ہو سکتی ہے۔

مسٹر مورس نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ترقی پذیر ملکوں میں مجموعی طور پر ۲۵ سے ۳۰ فی صد تک مزدور بیروزگار ہیں اور اس تناسب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا یہ اسی قسم کی صورت حال ہے جو ترقی یافتہ ملکوں کو "عظیم بحران" کے بدترین زمانہ میں درپیش تھی۔

اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ترقی پذیر ملکوں میں سرمایہ کے ذریعہ وہ کام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو زیادہ مزدوروں سے کام لینے سے پوری ہو سکتی ہے۔

مسٹر مورس نے ان اسباب کی بھی نشاندہی کی جو اور زیادہ مزدوروں کو کام پہ نہ لگانے کا سبب بنے ہوئے ہیں اور کہا کہ بعض ترقی پذیر ملکوں میں محض جھوٹی عزت اور شہرت کے خیال سے مصارف اور کارکردگی کا جائزہ لئے بغیر سرمایہ کو صنعتوں میں جھونکنے کا رجحان ہے اور اس رجحان سے بعض مالیاتی مفاد بھی وابستہ ہیں۔ تربیت یافتہ اور تجربہ کار مزدور اور کاریگر جدید مشینوں سے بہتر کام لے سکتے ہیں اور اس پر سرمایہ بچانے کی صورتیں بتا سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے ×

× کہ مالی مدد دینے والے ملک یہ پابندی بھی عائد کر دیتے ہیں کہ امداد دینے والا ملک کتنی تعداد میں ان سے جدید مشینیں بھی خریدے گا اگر مزدوروں سے بہتر طور پر کام لینے کی صورتیں نکالی جائیں تو جو سرمایہ اس طرح محفوظ ہوگا اسے ان شعبوں میں لگایا جا سکے گا جہاں یہ ناگزیر ہے۔

ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ بیروزگاری اور کم روزگاری کے مسائل ترقی پذیر ملک خود حل نہیں کر سکتے۔ اسی لئے فراہمی روزگار کا عالمی پروگرام آئی ایل او نے بنایا ہے جس کے ذریعہ اس سلسلہ میں مشترکہ طور پر کوششیں کی جا سکتی ہیں۔

(بشکریہ ...)

راولپنڈی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم نسیم احمد صاحب ایجنٹ الفضل

فرزانہ لائبریری

ہاتھی چوک صدر بازار

راولپنڈی سے طلب کریں

(مینجر الفضل)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے

بہترین سرمہ

جو مقوی و محافظ بصارت ہونے کے علاوہ سیاہ رنگ جوہر ہے

بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے قیمت فی شیشی ...

سُرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ

آنکھوں کی ہر قسم کی امراض، خارش، پانی بہنا، موتیا، ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی ... پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۸

حیوانات کی دوائیں

"اکسیر اپھارہ" اکسیر بدہضمی، اکسیر مونہہ کھر، اکسیر گنار، اکسیر پستان "اکسیر گل گھوٹو، اکسیر ٹک، خناک روک" اکسیر سرکن، اکسیر درد، تریاق زہرباد، اکسیر دودھ، کیور ٹو حیوانات، تفصیلی لٹریچر بالکل مفت۔ فی پیکٹ ۱/- درجن پر ۳۳ فی صد کمیشن اور درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ نبوت (نومبر) کا چندہ جلد ارسال کریں

مرکز کی ضروریات کا تقاضا ہے کہ چندہ کی رقوم ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دی جائیں۔ اس بات کا انتظار نہ کیا جائے کہ زیادہ رقم اکٹھی ہوگی تو ارسال کریں گے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کی پابندی کریں اور ماہ بماہ رقم مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

فاؤنٹین پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

روزہ انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے

اس کے نتیجہ میں اس کے اندر روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کی عظیم الشان برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"روزہ انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے یہی نہیں کہ اس سے انسان اللہ تعالےٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اسے خدا تعالےٰ کے قریب کر دیتی ہیں پھر جسمانی طور پر بھی اس میں فوائد ہیں۔ انسان کو دنیوی لذائذ سے بچنے کا موقع ملتا ہے گویا یہ ایک قسم کی چلہ کشی ہوتی ہے انسان عموماً جس جگہ چلہ کشی کرتا ہے اور اپنے آپ کو ایک حد تک لذائذ سے روکتا ہے۔ اس سے اس میں روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے انسان کے لئے حکم ہے کہ وہ اخلاقِ الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرے جیسا کہ فرمایا

تخلقوا باخلاق اللّٰہ

اور روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں خدا تعالےٰ سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزہ ہے لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کر سکتا۔ اس لئے روزہ سے اسے اس حد تک اللہ تعالےٰ سے مشابہت پیدا کرنے کا موقع دیا گیا ہے جس حد تک اس کے لئے ممکن ہے گویا ان دنوں میں انسان ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں اور ایک رنگ میں خدا تعالےٰ سے جو کھانے پینے سے کلیۃً پاک ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ روحانی وجود بھی غذا کے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے جسمانی کیونکہ اگر وہاں غذا ضروری نہ ہوتی تو جنت میں غذاؤں کا کیوں ذکر آتا جہاں صرف روحیں ہی جائیں گی۔ ملائکہ بھی غذا کھاتے ہیں مگر اور قسم کی غرضکہ دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اور ہر بڑے سے مرکب چیز بھی اپنے رنگ کی غذا کی محتاج ہے اور تمام مادی اور روحانی اشیاء کی بقا کے لئے خوراک ضروری ہے لیکن دونوں کی غذاؤں میں فرق ہوتا ہے۔ غذا سے بالکل پاک اللہ تعالےٰ کی ذات ہے باقی چیزیں جن، فرشتے، آسمان، زمین پرندے، چرندے سب غذاؤں کے محتاج ہیں۔ لیکن ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے جو غذا کی محتاج نہیں کیونکہ اسے فنا نہیں ہر فنا ہونے والے کے لئے بدل تحلیل ضروری ہوتا ہے تو روزہ کے دنوں میں غذا سے ایک حد تک اللہ تعالےٰ سے مشابہت پیدا کر دیتا ہے غذا کم ہونے سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں اس لئے وہ رؤیت الٰہی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رؤیت الٰہی کا کمال مرنے کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہاں غذا لطیف ہوگی جس سے روحانی بصیرت بڑھ جاتی ہے۔ ملائکہ کی جسمانی آنکھیں نہیں ہوتیں ان کی روحانی بینائی انسان کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے۔ تو رمضان سے انسان کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے جس سے اس کی روحانی بصیرت تیز ہو جاتی ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کر سکتا تھا۔ رمضان ہی کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے اگر میرے بندے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو کہہ دے کہ میں قریب ہی ہوں یوں تو ہمیشہ ہی خدا تعالےٰ قریب ہوتا ہے اور جو بندہ اسے پکارتا ہے وہ تو اسے پہلے ہی مانتا ہے پھر یہاں سائلک کا کیا مطلب ہوا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے کہ روزے سے خدا کی رضا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ دے کہ روزے سے انسان خدا تعالےٰ کے قریب ہو جاتا ہے جس کی ظاہر صورت یہ ہے کہ روزہ دار کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں اجیب دعوۃ الداعین نہیں فرمایا بلکہ صرف الداع فرمایا جس کے معنے ہیں کہ ہر پکارنے والے کی نہیں بلکہ روزہ دار پکارنے والے کی دعا سنی جاتی ہے۔ پس رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے دوسرے خدا تعالےٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں" (الفضل ۵ ... ۱۹ ..ء)

تعمیر مساجد ممالک بیرون اور جماعت احمدیہ کا فرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ تمام جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے ... اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے"

اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کو اکنافِ عالم میں مساجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے اخلاص اور استقلال کے ساتھ اپنے عزیز اموال کو پیش کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر ضلع سوبا سنگھ نے سابقہ سال کے چندہ تحریک جدید کی ۳۰۰/- روپے کی ادائیگی اور نئے سال میں وعدہ ۳۱۰/- مع لاحقین کی اطلاع دیتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔

(وکیل المال اول)

عید فنڈ

عید فنڈ کی طرف پوری توجہ دی جائے۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ مقرر تھی اب روپے کی قیمت بہت گر چکی ہے اور آمدنیاں بھی بڑھ چکی ہیں اس لئے اخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ ہر احمدی دوست عید فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس میں سے کوئی حصہ بغیر حصولِ اجازت مقامی ضروریات پر خرچ نہیں کیا جا سکتا تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دو بیلدار مالی کی ضرورت ہے۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند اپنے پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش سے جلد درخواستیں بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ تنخواہ ۶۵/- روپے ہوگی۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل کے تحت مورخہ ۱۳ نبوت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۶۹ء کو میرے چچا مکرم چوہدری غلام یسین صاحب سابق مبلغ امریکہ حال مبلغ انڈونیشیا کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام داؤد احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے خادمِ دین بنائے اور والدین کے قرۃ العین بنائے۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد۔ نائب وکیل مال ثانی تحریک جدید)